Fikr-o-Nasar vol.1: 7-8 (1964)

اخبار

● ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۳

تیرہ دسمبر کو شیخ محمود شلتوت، شیخ جامعہ ازہر وفات پا گئے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب نے پریس کو تعزیتی بیان دیتے ہوئے کہا کہ شیخ کی وفات سے عالم اسلام میں ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ جسے پُر کرنا آسان نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ خبر سن کر مجھے خصوصًا بے حد صدمہ ہوا ہے۔ شیخ جلد ہی ادارہ کی دعوت پر پاکستان آنے والے تھے اور ہم ان کے وسیع مطالعہ اور گہری بصیرتِ دینی سے مستفید ہونے کے منتظر تھے۔ افسوس کہ اب ہم اس سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے۔

● ۱۹ دسمبر ۱۹۶۳

ڈاکٹر جان اینڈریو بائل نے ادارے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تاتاری حملہ کے تاریخ اسلام پر اثرات بہت دور رس ہیں۔ وہ تاتاری حملہ کی اہمیت پر گفتگو کر رہے تھے۔ ڈاکٹر موصوف مانچسٹر یونیورسٹی میں شعبۂ فارسی کے صدر ہیں۔ آپ کے علمی کارناموں سے اہلِ علم بخوبی واقف ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے عطا ملک جوینی کی جہانگشائے جوینی کا انگریزی میں

ترجمہ کیا ہے۔

● ۲۱ دسمبر ۱۹۶۳

اس ماہ ہم دو عظیم عالم دین ہستیوں سے محروم ہو گئے۔ ایک شیخ ازہر شیخ محمود شلتوت دوسرے مجاہد آزادی مولانا داؤد غزنوی۔ ادارے میں ان کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس کی جناب ممتاز حسن صاحب، مینجنگ ڈائرکٹر نیشنل بنک آف پاکستان نے صدارت کی جناب صدر اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب نے مرحوم عالموں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور دو تعزیتی قرار دادیں منظور ہوئیں۔

● ۲۳ دسمبر ۱۹۶۳

شیخ شریف المکی حیدرہ نے ادارے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور سینیگال کی افریقی ریاستوں کے مابین اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی تعاون کی بیحد ضرورت ہے۔ شیخ سینیگال کے ممتاز دینی رہنما ہیں۔ آپ نے اپنے ملک کی آزادی کی جدوجہد میں اہم حصہ لیا۔ آپ آجکل اسلامی ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔ جب وہ ادارے میں پہنچے تو ڈائریکٹر فضل الرحمٰن نے ان کا استقبال کیا اور دوپہر کو سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ان کے اعزاز میں لنچ دیا۔ جس میں مسٹر آر۔ ایس۔ چھتاری اور ہائی کمشنر نائیجیریا کے علاوہ متعدد افراد شریک ہوئے۔ انہوں نے ادارے میں تقریر کے دوران کہا کہ پاکستان میں احیائے اسلام کی جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ قابل قدر ہیں۔ پاکستان میں علماء اور حکومت جس طرح اسلامی اقدار کے استحکام کے لئے کام کر رہے ہیں اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ افریقہ میں تبلیغ اسلام بڑے زور شور سے جا رہی ہے۔ دو لاکھ کے قریب لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور روز بروز یہ تعداد بڑھ رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ عالم اسلامی کے متحد ہونے کی اتنی شدید ضرورت اس سے قبل کبھی محسوس نہیں کی گئی کیونکہ آج مسلمانوں کے پیش نظر وہ سرگرمیاں ہیں جو سامراجی طاقتیں دنیائے اسلام کو ہڑپ کرنے کی غرض سے کر رہی ہیں۔

● ۲۶ دسمبر ۱۹۶۳

ڈاکٹر خالد سعید صاحب نے ادارے میں "تقابلی سماجی مطالعات اور ان کے طریقہ ہائے کار" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سیاسیات کی اکائی شہری ہے۔ چنانچہ اس کے رجحانات

کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ ڈاکٹر سعید کوئنز یونیورسٹی میں سیاسیات کے شعبہ میں پروفیسر ہیں۔ ایشین سٹڈیز کا شعبہ انہی کے ماتحت ہے ایشیا اور بالخصوص پاکستان اور جنوب مشرقی ایشیا ان کی تحقیقات کا میدان رہا ہے۔ آپ جدید عمرانی تحقیقات کے ماہر ہیں۔ انہوں نے عمرانیات کی سیاسیات سے گہری وابستگی اور بنیادی اہمیت سے بحث کرتے ہوئے بتایا کہ مختلف طریقہ ہائے حکومت کی ترجیح کے لئے افراد کے رائے دہی کے رجحانات کا مطالعہ لابدی ہے۔ فرد خاندان، معاشرے، مذہب اور سکول سے متاثر ہوکر سیاسی رجحانات بنالیتا ہے۔ اس لئے نفسیاتی اور سماجی مطالعہ کے بعد ہی ان کے سیاسی رجحانات کا تعین کیا سکتا ہے۔ آپ تین ہفتے کے دورے پر پاکستان آئے ہوئے ہیں۔

● ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳

پیر کے روز پروفیسر ذکی احمد ولیدی طوغان ادارے میں تشریف لائے۔ آپ اورنٹیل کانگریس میں شرکت کے لئے بھارت جارہے تھے۔ ڈاکٹر ذکی طوغان اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ہیں جو استنبول یونیورسٹی سے ملحق ہے۔ آپ دنیا کے ایک ممتاز مورخ ہیں۔ روسی جرمن اور کئی یورپی زبانیں جانتے ہیں ترکستان کی تاریخ میں سند مانے جاتے ہیں۔ آپ کی تصنیف "ترکستان ٹوڈے"، ان کا یادگار کارنامہ ہے۔ آپ سٹالین اور لینن کے ہمعصر ہیں، چنانچہ کمیونسٹ انقلاب کے دور میں ترک علاقوں کے وفاق کے لئے جمہوریہ باشقیریا کے صدر رہے۔ آپ ابتدا سے ہی ترکستان کی آزادی کی تحریک سے وابستہ تھے۔ ترکستان پر روسی قبضہ کے بعد آپ استنبول میں مقیم ہو گئے۔ یورپ کے تمام مؤقر جریدوں میں آپ کے مقالات وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ خود آپ کے انسٹی ٹیوٹ سے ایک سطحی جریدہ نکلتا ہے۔ جو جدید اسلامی سائنٹفک ریسرچ کا ترجمان ہے۔